رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا اپنے دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

اخبار

قادیان

ایڈیٹر و پبلشر اثر میر قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

سیدنا حضرت فضل عمر۔ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ اور تمام خاندان رسالت و خلافت میں خیریت ہے ٭

درخواست دعا۔ شیخ فضل حق صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پیر اور احباب سے دعا فلاح دارین کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرما کر ثواب حاصل کریں ٭

میری روانگی:۔ بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ خاکسار ایڈیٹر فاروق و مخدومی حافظ روشن علی صاحب سلمہ اللہ ۹ مارچ کو کلاس والہ ضلع سیالکوٹ میں جہاں آریوں کا اور انجمن احمدیہ کلاس والہ کا جلسہ ہے جاتے ہیں احباب دعا کامیابی و بخیریت واپسی کی فرمائیں۔ ۱۴ مارچ کا پرچہ انشاء اللہ ٹھیک تاریخ پر احباب کے پاس پہونچیگا اس ہفتہ کے لئے روانگی اخبار کا میں نے انتظام کر دیا ہے ٭

نامۂ لنڈن

تازہ بشارت! اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ہے۔ کہ ایک لیڈی بنام مس رچرڈس جس کو مفتی محمد صادق صاحب اور بعض اور احباب نے تبلیغ کی تھی۔ مشرف باسلام ہوئیں اللہ تعالےٰ استقامت عطا کرے۔ فارم بیعت حضرت کی خدمت میں بھیجدی گئی۔ (پہونچ گئی۔ ایڈیٹر)

مفتی صاحب ویسٹنور میں موسم سرما گذارنے گئے ہیں۔ اور وہاں تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ وہاں کے بعض اخباروں میں ان کا ذکر بھی چھپا ہے۔ عاجز یہاں اپنے کام میں خوب مصروف ہے۔ خط و کتابت بڑھتی جاتی ہے۔ ایک کلرک مختصر نویس اور ٹائپ دان نصف وقت کے لئے رکھ لیا ہے۔ مولوی فاضل سید عبد الحی صاحب عرب بھی جہاں تک ان کو فرصت اور موقعہ ہوتا ہے تبلیغ کرتے ہیں ٭

گذشتہ اتوار کے روز زیر اہتمام اسلامک سوسائٹی لنڈن جس کے صدر نشین ڈاکٹر عبد المجید صاحب بیرسٹر ایٹ لا ہیں۔ ایک شاندار جلسہ دعوتی صوفی ہاؤس میں ہوا۔ جو آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کی تشریف آوری بحیثیت ممبر اگزیکٹو کونسل کے اعزاز میں منعقد کیا گیا۔ انگریز نومسلم اور باقی احباب اس میں شریک ہوئے۔ سب نے نہایت گرم جوشی سے صاحب موصوف کا خیر مقدم کیا۔ امید ہے۔ کہ اس فاضل ممبر کے وجود سے علاوہ اپنے پولٹیکل فرائض کے جماعت اسلام کو بھی دینی رنگ میں فائدہ پہونچیگا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دوران تقریر میں نہایت ہمدردی سے مسلمانوں کی پستی کا اظہار تاسف کرتے ہوئے۔ اور نہایت خلوص سے جملہ برادران اسلام کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآن کریم کے مطابق عمل کرنے پر ہے ٭

موسم نہایت ہی سرد ہے۔ پانی ہر جگہ یخ بستہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاہے گاہے برف بھی پڑنے لگ جاتی ہے۔ مگر اس خوفناک حالت میں بھی گذشتہ ہفتہ دو دفعہ دشمن کے ہوائی جہاز یہاں پر چڑھ آئے۔ ہاں ناکام گئے ؛

"پیغام کو سلام"

از محمد اسحٰق علیخان صاحب احمدی محلہ خانزادہ

۲۳ جنوری کا پیغام صلح کہوں یا پیغام جنگ ۲ فروری کو میرے نام سے مکان پر آیا۔ معلوم نہیں۔ اس پردے میں کون صاحب ہیں۔ جنھوں نے یہ مہربانی فرمائی۔ میں نے کل حصہ اخبار کا غور سے دیکھا۔ جو مباہلہ۔ ختم نبوت۔ استہزا اور تعلی کے مضمون سے بھرا ہوا تھا۔ اخبار دیکھنے سے جو خیالات دماغ میں اکٹھا ہوئے۔ وہ ارسال خدمت ہیں امید ہے۔ کہ فاروق کے کسی گوشہ میں ان خیالات کو جگہ دے کر ممنون کیجئے ؛۔

ہر طرف کالی گھٹا ہتی کفر کی چھائی ہوئی
دین مُردہ تھا تری آمد مسیحائی ہوئی

اب مسیح ناصری دنیا میں آنے کے نہیں
آپ کی نیچی نگہ کہتی ہے شرمائی ہوئی

ہر مخالف کو بلایا اُس جری اللہ نے
سامنے آئے وہی جس جس کی تھی آئی ہوئی

رو رہے آفات کا توبہ کرو تو رحم ہو
ہے خدا کی نہر کی سب آگ بھڑکائی ہوئی

آپ نے پیغام بھیجا مینے دیکھا غور سے
آقا زادہ کے مقابل بات گھبرائی ہوئی

مولویصاحب! اگر مانو تو قلعی کھولدوں
سیدھی اکٹھی آپکی ساری کتھا گائی ہوئی

سامنے دعوئ نبوت کا سنا مانا کئے
دور ہو کر عقل ہی جاتی رہی آئی ہوئی

بائی احمد نے محمد سے نبوت نقص کیا؟
آیۃ خاتم ہے خود خالق کی فرمائی ہوئی

حضرت موسیٰ سے بڑھ کر جب ہے موسیٰ کا مثیل
مثلِ عیسیٰ کی نہ کیوں بڑھکر مسیحائی ہوئی

غیب داں کوئی نہیں اسحٰق خالق کے سوا
ہاں رسولوں کی سند فرقان میں ہے آئی ہوئی

پاکپٹن میں تبلیغ

ماسٹر فتح محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن رپورٹ بھیجتے ہیں

کہ حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ڈویژن ملتان مورخہ ۱۱۰ر فروری کو تشریف لائے۔ اور میاں محمد یار صاحب احمدی زرگر پاک پٹن کے مکان کی چھت پر جو عین شہر کے درمیان واقع ہے۔ وعظوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور شریروں کی سابقہ شرارت کو ملحوظ رکھ کر باقاعدہ تھانہ میں رپورٹ کی۔ جس پر تین کنسٹبل مقرر ہوئے۔ ہم سب انسپکٹر صاحب کے شکر گذار ہیں کہ جنکے حسن انتظام سے ہم نے آرام سے حق تبلیغ ادا کیا۔ گو متصل کی مسجد میں ملاں نے دیوان حافظ وغیرہ کے اشعار پڑھ کر سامعین پر بُرا اثر ڈالنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے حافظ صاحب کی بلند آواز اور دلکش تقریر نے اس کے اثر کو زائل رکھا۔ حاضرین کی تعداد اوسطاً بیس رہی ہر ایک وعظ جلسہ گاہ میں عشار کی نماز ادا کر کے تلاوۃ قرآن شریف کے بعد ہوتا رہا۔ جس کی ۴ بجے شام کو پہلے منادی کرائی جاتی تھی۔ مخالف مولویوں نے سامعین کو روکنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر جگہ موزون اور بلند ہونے کی وجہ سے گھروں تک آواز جاتی رہی۔ اور کچھ سعید روحیں احمدیت کی طرف مائل بھی ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ماننے کی توفیق دیوے اور احمدیت کو پھیلاوے۔ اور شرک دور کرے ؛

قاضی لم یق عدالت میں

(گذشتہ سے پیوستہ)

غرض ہانپتے کانپتے قاضی لم یق صاحب گھر پہونچے اور کواڑ کھولتے ہی بے ساختہ چیخ اٹھے۔ کہ جلیل کی آماں مجھے چھپالو۔ پکڑتے ہیں۔ گھر والے سمجھے کہ شاید کوئی خواب دیکھا ہے۔ اس لئے ڈراتے ہیں۔ صبح بکریوں والے جب قبرستان سے گذرے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک قبر کھدی پڑی ہے۔ اور اس کے پاس ایک بیلچہ پڑا ہے اور جوتی کا ایک پیر۔ چوکیدار نمبردار کو خبر ہوئی۔ اور دم بھر میں گاؤں میں ہل چل مچ گئی۔ کہ یہ کون ظالم ہے؟ کہ جس نے ہمارے خاندان رطل بوق کے ایک معزز ممبر کی یوں بیحرمتی کی (ناظرین حیران نہ ہوں۔ وہ قبر جسے مرزائی کی جان کر اکھیڑا تھا۔ وہ دراصل اپنے ہی ایک رشتہ دار کی تھی) اندھیرے میں غلطی لگ گئی۔ خیر پنچائت بیٹھی۔ بڑے بھائی قاضی لم یمت بھی بلائے گئے۔ جو اپنے ارادۂ انتقال کی خفت مٹانے کے لئے اعتکاف کے نام سے خانہ نشین تھے۔ صرف جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے باہر نکلتے تھے۔ وہاں تو ترک دنیا خلاصہ تعلیم اسلام فرماتے۔ اور گھر میں لہو و لعب اپنا شیوہ بنا رکھا تھا۔ لالہ دمودر شاہ کے شوقین بیٹے کا فوٹو گراف منگوالیا۔ ہی بج رہا ہے۔ اور محلہ بھر کے بچے اور بیوائیں جمع ہو گئیں۔ آپ مصلّے پر بیٹھے تسبیح ہاتھ میں لئے وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ اور کان باجہ کی آواز کی طرف ہیں جیسے آپ ہی کے ایماء سے "تو لازار بند" والی غزل کا ریکارڈ چڑھایا گیا ہے۔ ایک حوض بنا رکھا ہے۔ اسمیں رنگ برنگ کی مچھلیاں جمع کی ہیں۔ دخانی کشتیوں کے نمونے بنا کر اسے انجن سے چلانے کی کوشش میں کئی قیمتی گھنٹے ضائع کر رہے ہیں۔ جب بلاوا آیا۔ تو داڑھی کو کنگھی کی۔ کاجل لگایا۔ حمائل گلے میں ڈالی اور گئے۔ لچکدار گفتگو سے لوگوں کا جوش ٹھنڈا کیا۔ بات آئی گئی ہوئی۔ مگر لم یق صاحب بہت گھبرا گئے۔ جی میں جوش آیا۔ خودکشی کر لیں۔ مگر پھر یہ شعر یاد آیا ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

ملنے میں سندر لال آپ کا آریہ دوست آپہنچا۔ چہرہ مغموم دیکھ کر حقیقت دریافت کی۔ لم یق صاحب بھرے بیٹھے تھے سب دکھڑا کہہ سنایا۔ قرض کا معاملہ بھی بتایا۔ سندر لال نے کہا کہ یہ تو کوئی بات نہیں۔ جلسہ قریب ہے۔ آپ اس میں شادی ہو جائیں ہم سب انتظام کر دینگے۔ قاضی صاحب کہنے لگے اچھا میں غور کروں گا۔ مگر منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۷ مارچ ۱۹۱۸ء

غیر احمدیوں کے مولویوں کے اخلاق کا نمونہ

۱۸ فروری ۱۹۱۸ء کے ستارۂ صبح میں مسٹر ظفر علیخان نے سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے بعض الفاظ پیش کئے ہیں۔ جو اسکے نزدیک گالیاں ہیں۔ ان کو پیش کر کے اس نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ حضور کے پیغمبری اخلاق کا یہ نمونہ ہے۔ ہمارے خیال میں مسٹر ظفر علیخان اس بات سے ناواقف نہیں کہ ہر سخت لفظ گالی نہیں کہلاتا۔ ورنہ ان کے مذہب میں تو قرآن مجید کی اس ایک ہی آیت میں نو گالیاں ہیں۔ ولا تطع کل حلاف مھین ۰ ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم۔ پھر اگر کوئی آریہ یا عیسائی صلح ستہ میں تمام سخت الفاظ جمع کر کے ایک فہرست بنالے۔ اور انہی الفاظ میں پیش کر دے۔ جنہیں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ کو پیش کیا ہے۔ تو آپ کیا جواب دینگے۔ بس وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیا جائے۔ باقی رہے آپ کے علماء اسلام ان کے ایک معزز فرد کے (جسکے آپ بھی مداح ہیں) اخلاق کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو:-

دجال اکبر - خناس - قادیانی کاہن کے منہ پر لگ کی سیاہی - قادیانی کی رو سیاہی - حضرت گدھا علیہ السلام - بچہ چنگیز خان - مخبوط الحواس - مرتد - جفاجو - سنگدل - بے رحم - مرجوم - عدو دین - بے ایمان - دوزخی - ملحد - غماز - بہت فروش - روسیاہ - تمال -

۲۱ چال باز - بدبخت ازلی - اکذب - مفسد - ستے ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵
توے پر ۲۶ رکھ دیں - مردود - خبطی - ۲۷ ۲۸
گیدڑ - حسن بن صبلح - بدکار - ظالم - کانا دجال ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲
۳۳ سرف - عیار - میراثی - ابو اللہ - کذب مجسم - ۳۴ ۳۵ ۳۶
اکذب الناس - قلندر - شداد - خائن - سارق ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲
۴۳ قارون ثانی - مسیلمہ ثانی - جھوٹ کا سیٹھ - عبد الدرہم ۴۴ ۴۵ ۴۶
والد بنار - خرد جال - شریر - رادھا سوامی - قادیانی ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰
بیوکی اماں - بے ہودہ گو - لاف زن - حمار - مثیل اسود ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴
دیوانہ - مشرک - گمراہ - شتر مرغ - بڑا دجال ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹
بڑا کذاب - بڑا جھوٹا - بڑا بے حیا - بڑا غدار - بڑا فریبی ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴
بڑا ابلہ فریب - بڑا مکار - بڑا مفتری علی اللہ - غرض ۶۵ ۶۶ ۶۷
سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے - کار شیطان میکند ۶۸
نامش دلی - مرزا کی شان کو لفظ کاذب یا کذاب پورا ۶۹
کرنے سے قاصر ہیں - مضل - فاسق - بدخصال - ۷۰ ۷۱ ۷۲
۷۳ زمین کا کیڑا - عزازیل - دہریہ - حکیم نورالدین راس الملحدین ۷۵ ۷۶
لنڈن جائے تو عیسائی ہو جائے - نیم سودائی - دجال ۷۷ ۷۸ ۷۹
پارٹی کا اعلیٰ ممبر - لنگڑا - کانا - گنجہ مرید - الحکم ۸۰ ۸۱ ۸۲
کا ابو الحکم - مرزائی بچہ جھک مارتا ہے - حرامزادہ ۸۳ ۸۴ ۸۵
خبیث - سگ - ریویو کا ایڈیٹر بے شرم و بیحیا ۸۶ ۸۷ ۸۸
بے حمیت - بے غیرت - احمق - دہقانی - بدبین ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳
بود لعم بے دال - مردار خور - بھیڑیا - سفلہ - ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷
مبہوت الحواس - قادیان دار الزبان - بیت الخزان ۹۸ ۹۹
دار الزور والبھتان - منہ پر ایک لگی ۱۰۰ ۱۰۱

جفاجو سنگ دل بے رحم کاذب
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو
ارے منحوس و نافرجام مرزا
ارے او خود غرض خود کام مرزا
مرزائے قادیانی فرعون بود ثانی
زد خیمۂ شیطانی فی نار جاودانی
بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ
نکل دیکھیں تری ہم شعر خوانی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں بہت
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی
ملہم کذاب مرزا مر گیا ۔ جس کا لاشہ ہو کے بارخر گیا

صحافت کے ایک مدیر کی روشن خیالی

لاہور سے ایک رسالہ نکلتا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ میں اسلام کی تعلیم پھیلاتا ہوں۔ اسکے ایڈیٹر کی روشن خیالی ملاحظہ ہو۔ کہ جب اسے تبادلہ کے لئے لکھا گیا۔ تو وہ یہ جواب لکھتا ہے:-

"افسوس ہے کہ میں مرزا صاحب کے سب دعووں کا مخالف ہوں۔ اور میں ماسوائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و پیغمبر آخر زمان کے اور کسی نبی کو نہیں مانتا ہوں۔ اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے اس کا بھی مخالف ہوں۔ اس لئے میں آپ کا رسالہ یا کوئی اخبار یا کوئی ریویو یا کوئی کتاب جو کہ مرزا صاحب کی ہیں۔ غرضیکہ کوئی چیز جس کو احمدیہ جماعت کو دخل ہو۔ پڑھنے اور سننے کا مخالف ہوں"

کیا یہی وہ اسلامی تعلیم ہے۔ جسے اس رسالہ اسلامی کا ایڈیٹر اکناف عالم میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اور کیا اس وسیع القلبی کو لے کر وہ دنیائے مذہبی میں رہنا چاہتا ہے۔ اگر اس کا یہ اصول کہ غیر مذہب کی کتاب پڑھنی یا سننی منع ہے صحیح ہے۔ تو پھر وہ خود کس منہ سے غیر مذاہب میں تبلیغ اسلامی کا مدعی ہے۔ خود تو لاساس کہنا اور دوسروں کو مجبور کرنا کہ ہماری سنو۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ

نہایت ضروری

جس دوست کے پاس ۱۸۹۰ء سے پیشتر کا کوئی اشتہار یا تحریر مطبوعہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہو۔ اسکے صرف ہیڈنگ (عنوان) یا سرخی مضمون اور تاریخ اشاعت کا پتہ بمکرر راقم ایڈیٹر فاروق کے نام بھیجدیں۔ کیونکہ اس وقت حضور علیہ السلام کے اشتہارات کا مکمل مجموعہ زیر طبع ہے۔ اگر وہ اشتہار میرے پاس نہ ہو گا تو اس کی نقل اس دوست سے لیکر جسکے پاس وہ ہو گا۔ شامل مجموعہ کر دیجاوے گی۔ اس میں توقف نہ ہونا چاہیئے۔ یہ بہت بڑا ثواب کا کام ہے کہ حضور کے اشتہارات کامل طور پر جمع ہو کر محفوظ ہو جائیں۔ کوئی دوست اس میں بخل نہ کریں نہ دیر کریں۔ جلد اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ حسن نظامی سے مباہلہ

سیدنا فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مضمون خواجہ حسن نظامی کے جواب میں لکھا ہے جسمیں اول تو ان حق پوشیوں کو بتایا ہے۔ جو خواجہ صاحب نے اپنے مضامین میں کیں۔ اور پھر یہ بھی دکھایا ہے۔ کہ مباہلہ سے جان چھڑانے کے لئے خواجہ صاحب نے کیونکر مختلف نئی نئی شرائط پیش کیں۔ اور ہم ملتے گئے پہلے کہا کہ تمام سربرآوردگان جماعت احمدیہ لکھدیں۔ کہ اگر ان کے مباہلین پر اثر مباہلہ ہو گیا۔ تو سلسلہ احمدیہ کے مخصوص عقائد سے تائب ہو جائینگے۔ چنانچہ یہ بھی مان لیا گیا پھر خواجہ صاحب نے یہ شرط پیش کر دی۔ کہ بیس ہزار احمدیوں کے دستخط پیش کرو۔ جن کی تصدیق مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر حامیان پیغام کریں۔ جو اپنے ایک مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت فضل عمر کے ساتھ بیس ہزار احمدی نہیں ہیں۔ اور دستخط کے ساتھ یہ تحریر ہو کہ مرزا محمود کی ہلاکت کی صورت میں ہم سب تائب ہو جائینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان کیا ہے کہ مباہلہ لاہور میں ہو۔ میں اپنے ساتھ ایک ہزار اپنا مرید لاؤں گا۔ جو مباہلہ میں شامل ہو گا۔ اور پانچ ہزار روپیہ نقد بطور ضمانت جمع کراؤں گا۔ جو میرے مریدین نہ آنے کی صورت میں خواجہ صاحب کو بطور حرجانہ ملے گا۔ اور خواجہ حسن نظامی اگر ہزار آدمی ساتھ نہیں لا سکتے۔ بلکہ پانسو بھی۔ تو صرف چار سو ہی ساتھ لائیں۔ اور چار ہزار روپیہ کی ہنڈی ہی ضمانتاً ثالث کے پاس رکھوا دیں۔ بیس ہزار دستخط۔ پانچ لاکھ احمدیوں سے دکھانا مشکل ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی تعلیمی رپورٹ کے مطابق دو ہزار میں سے ۳۷ خواندہ ہیں۔ لیکن تاہم اتنے دستخط احمدیوں کے کرا دوں گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب پھر بھی مباہلہ نہ کریں۔ اسلئے تین تین ہزار روپیہ فریقین ضمانتاً تین مسلمہ ثالثوں کے پاس جمع کرائیں۔ جو فریق بیس ہزار دستخط

لہ دیکھو الفضل ۲۳ فروری ۔

لپنے ہمراہیوں کے نہ دکھا سکے۔ اور مباہلہ نہ کرے وہ یہ روپیہ بطور حرجانہ فریق ثانی کو دے۔ ایسا ہی جعلی نام کے عوض فی کس دس روپے کاٹ ہو گی۔ یا یوں کیا جائے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح تین ہزار روپیہ ضمانت جمع کرا دینگے۔ پہلے خواجہ حسن نظامی صاحب بیس ہزار اپنے مریدوں کے صحیح دستخط پیش کریں۔ اسکے بعد اگر ہماری طرف سے اتنے دستخط نہ پیش ہوں۔ تو پھر تین ہزار حرجانہ کے طور پر خواجہ صاحب لے لیں۔ خواجہ صاحب اگر یہ بھی نہ کر سکیں۔ تو پھر قادیان مع اہل و عیال آجائیں تمام اخراجات کرایہ حضرت خلیفۃ المسیح ادا فرمائینگے۔ امن کے ذمہ وار بھی ہم ہی ہونگے۔ امید ہے۔ اب خواجہ صاحب کو کوئی عذر نہ ہو گا۔ اور وہ احمدی جماعت کے امام سے مباہلہ کر کے صوفیوں کی لاج رکھ لینگے

"تبلیغ رسالت"

خدا کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اشتہارات کا مجموعہ ایسی مکمل صورت میں لکھا جا رہا ہے کہ انشاء اللہ اس سے بڑھ کر مکمل مجموعہ دوسرا کوئی نہیں ہو گا۔ اشتہارات و مضامین مطبوعہ اخبارات سفیر ہند و ریاض ہند وغیرہ کے پڑھنے سے جسقدر اشتہارات کا پتہ معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ سب خدا کے فضل سے اس خادم سلسلہ نے بہم پہنچا لئے ہیں۔ صرف ایک اشتہار جو اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۹ فروری ۱۸۷۸ء کے پہلے ورق پر شایع ہوا تھا وہ نہیں ملا۔ گو اس کا خلاصہ ایک آریہ سماجی اشتہار سے مل گیا ہے۔ اور بجائے اس غیر حاصل شدہ اخبار کے آریوں کا وہ اشتہار جسمیں اس کا خلاصہ تھا۔ درج مجموعہ ہذا کر دیا ہے۔ تاہم انکی تلاش سے میں فارغ نہیں ہو بیٹھا۔ متلاشی ہوں۔ اگر اصل اشتہار مل گیا۔ تو کسی موقعہ مناسب پر اسی مجموعہ میں طبع کر دوں گا۔ مجھے جسقدر خوشی اس امر سے ہوئی ہے۔ کہ خدا نے اس کار خیر کی انجام دہی میں جن اسبابوں کی ضرورت تھی۔ وہ اپنے رحم و کرم سے سب مہیا فرما دیئے ہیں۔ اور نایاب اشتہار بہم پہونچا دئے۔ اتنی خوشی مجھے آج تک کبھی نہیں ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ میں اس قادر مسبب الاسباب کا بال بال سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھ جیسے ناچیز بے بضاعت سے یہ خدمت لینی چاہی۔ اور اسکے لئے سب سامان فراہم کر دئے۔ ثم الحمد للہ علی احسانہ

اسکے ساتھ ہی میں ان معاونین کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ جنھوں نے اس گوہر نایاب مجموعہ اشتہارات کی اہمیت کا احساس کر کے مالی امداد فرمائی۔ کہ قیمت کتاب بطور پیشگی منی آرڈر کر کے بھجوائی۔ ان احباب کے علاوہ جن کے اسماء گرامی گذشتہ اشاعت میں شکریہ کے ساتھ شایع ہو چکے ہیں۔ احباب ذیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کی امداد بطور پیشگی قیمت ہفتہ زیر اشاعت میں وصول ہوئی ہے

جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛

شکریہ احباب

(۱۱) مکرمی جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب بیڑی مرچنٹ یادگیری دکن نے اس مقدس مجموعہ جواہرات کی ۲۵ جلدیں مکمل خرید فرمائیں یعنے ہر جلد کے پچیس پچیس نسخے آپنے خریدے ہیں۔ اور جلد اول کے ۱۲۵ روپیہ پیشگی ارسال فرما دئے ہیں۔ جزاہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ خیر الجزاء۔ آمین ؛

(۱۲) مکرمنا حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی زاد اللہ قدرہ نے خاص طور پر جماعت سیالکوٹ میں اس کے واسطے تحریک فرمائی۔ اور ۱۵ روپیہ جیب خاص سے اور آٹھ خریدار دیگر مہیا فرما کر رقم پیشگی ارسال فرما دی۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کے اہل و عیال دین و دنیا اور کاروبار عزت و آبرو میں برکت اور ترقی بخشے۔ آمین ؛

(۱۳) اخی المعظم جناب مولوی غلام اکبر خان صاحب حیدر آباد دکن۔ وکیل ہائیکورٹ .. .. ۵ ؛

(۱۴) منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ منجانب جماعت شملہ .. .. .. ۵ ؛

(۱۵) بابو محمد حسین صاحب سب اوورسیر کالا باغ ضلع جماعت فیروز پور۔ حیدر آباد دکن اور میدان برہما۔ پشاور اپنے وعدے ایفار فرمائیں۔ خدا سے اجر اور خاکسار قاسم خادم سلسلہ سے شکریہ حاصل کریں۔ اور دیگر احباب جلد اپنی اپنی درخواست

نوٹ: پیشگی قیمت ایک روپیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شیعہ مجتہد کی کارگذاری

جنت و نار کی ٹھیکیداری

ایک سابق شیعہ "مولوی" کے قلم سے

ناظرین کرام نے تشحیذ الاذہان نمبر ۱ و ۲ ماہ جنوری و فروری ۱۹۱۸ء کے صفحہ ۲ پر سید علی الحائری صاحب مجتہد شیعہ کے وکالت نامہ کو پڑھکر معلوم کیا ہوگا۔ کہ سیدصاحب لکھتے ہیں :-

"نیز جن مؤمنین کے والدین بغیر نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ فوت ہو گئے ہوں۔ ان کی نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور زیارت کربلا معلیٰ اجارہ پر ادا کروائیں"

جناب مجتہد صاحب نے اس دو سطر کی عبارت میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ بنا بر مذہب شیعہ کربلا کی زیارت واجب نہیں۔ جسکے فوت ہونے سے قضا لازم آوے۔ بلکہ علماء شیعہ نے اسے سنت مندوب قرار دیا ہے۔ دیکھو کتاب جامع عباسی صفحہ ۱۴۹۔ وبعد ازاں ثبت زیارت کن ایں طریق کہ زیارت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مے کنم سنت تقرب بخدا۔ جب حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بنا بر مذہب شیعہ سنت ہے۔ تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت واجب اور فرض کیونکر ہو سکتی ہے۔ اور اگر واجب نہیں ہو سکتی۔ تو پھر سنت مندوب کی قضاء ادا کرنا چہ معنی دارد۔ کیا جو شیعہ کربلا نہیں گئے۔ آپ کے نزدیک وہ سزاوار جہنم ہیں؟

زیارت کربلا واجب نہیں۔ بلکہ مستحب ہے۔ اور بنا بر مذہب شیعہ واجب کس کو کہتے ہیں اور سنت کس کو ملاحظہ ہو :- کتاب العدل کا پہلا حصہ صفحہ ۴۰۔ یہ کتاب انجمن دار التالیف لکھنؤ سے شایع ہوئی ہے۔ اور لکھنؤ کے تمام مجتہدوں کی تصدیق شدہ ہے۔" اور فعل حسن (اچھی طرح) کی چار قسمیں ہیں۔ پہلی قسم واجب اور اس سے وہ بھلا کام مراد ہوتا ہے۔ جس کا کرنیوالا اسکے بجالانے پر مدح اور تعریف کرنے کا اور اسکے ترک کرنے اور چھوڑ دینے پر مذمت اور برائی کرنے کا مستحق ہو الخ

دوسری قسم سنت جسکو مندوب اور مستحب بھی کہتے ہیں اور اس سے وہ بھلا کام مراد ہوتا ہے۔ جس کا کرنیوالا اسکے بجالانے پر مدح اور تعریف کرنے کا مستحق ہو۔ اور اسکے ترک کرنے اور چھوڑ دینے پر مذمت اور برائی کا مستحق نہ ہو۔ جیسے مومن سے ملاقات کرنا" علماء شیعہ تو اسکے قائل ہیں۔ مگر جناب سید علی حائری صاحب لکھتے ہیں کہ کربلا کی زیارت اگر قضا ہو جائے تو اسے اجارہ پر ادا کروائیں۔ اور اس کا ادا ہونا اس طرح ہے کہ دو سو روپیہ ہماری طرف فوراً بھیجدیا جائے تاکہ وہ مردہ جہنم سے بچ جائے۔ یہ ٹھیکیداری نہیں تو اور کیا ہے۔ آپکی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کربلا کی زیارت آپکے نزدیک واجب ہے۔ اور آپ لکھنؤ کے شیعہ علماء سے مخالف ہیں۔ پھر مجتہد صاحب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ بھی اجارہ پر ادا ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا کیس تحریر نہیں فرمایا کہ کیا دیا جائے۔ اور اس کی صورت بیان نہیں کی کہ زکوٰۃ کس طرح اجارہ پر ادا ہو جائیگی۔ زکوٰۃ کا اجارہ پر ادا ہونا یہ ایک نیا مسئلہ ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ حائری صاحب اسکے دلائل بیان فرما دینگے۔

پھر مجتہد صاحب لکھتے ہیں :- اس حساب سے کہ نماز ایک سال کے واسطے ۱۲ روپیہ روزہ ایک سال ایک ماہ کے واسطے ۳۰ روپیہ ہر مومن کے حج کے واسطے چھ سو روپیہ۔ زیارت در وہ کربلا نجف کاظمین سامرہ کے واسطے دو سو روپیہ۔ اس حساب سے جو مومن اپنے مردوں کو جہنم سے بچانا چاہیں۔ اور ان کے حال پر رحم کر کے ان کی تمام قضا شدہ نمازیں روزہ اور حج و زیارت مذکورہ حساب سے ..... کو سپرد کر دیں وہ اسی وقت یہ روپیہ ہمارے پاس بھیجدیا کرے"

مجتہد صاحب کا یہ فقرہ اپنے اندر عجیب رنگ رکھتا ہے کہ "اس حساب سے جو مومن اپنے مردوں کو جہنم سے بچانا چاہیں" گویا سید علی حائری صاحب کے نزدیک مردوں کو جہنم سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپکی خدمت میں مذکورہ حساب سے نقد روپیہ بھیجے جائیں۔ آپکی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ روپے ان کی خدمت میں ارسال کئے جائیں۔ تو پھر آپ تمام فوت شدہ نمازوں کی ادائگی کے ذمہ دار ہیں۔ اور ضروری ہے کہ مردوں کو جہنم سے بچالیں۔ لیکن مجتہد صاحب اپنی تفسیر لوامع التنزیل جلد ۱ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ جو اپنی نمازوں کو ترک کہتے ہیں ان کو جنت کی ہوا ہرگز میسر نہ ہوگی۔ ملاحظہ ہو صہ ۲۳۹ تارک الصلوٰۃ لا یجد ریح الجنۃ۔ یعنے نماز کو ترک کرنے والا جنت کی بو کو نہ پائے گا۔

پھر اسی تفسیر کے صہ ۲۳۸ پر حدیث نقل کرتے ہیں۔ من احرق سبعین مصحفاً وقتل سبعین نبیاً وزنا مع امہ سبعین مرۃ ونقض سبعین بطریق الزنا فھو اقرب الی رحمۃ اللہ من تارک الصلوٰۃ متعمداً۔ یعنے جو شخص نماز کو جان کر چھوڑ دے۔ بہ نسبت اس کے وہ شخص خدا کی رحمت کی طرف قریب تر ہے۔ کہ جس نے ستر مرتبہ قرآن مجید کو جلایا ہو اور ستر نبی کو قتل کیا ہو۔ اور ستر مرتبہ اپنی والدہ سے ... کیا ہو۔ اور ستر باکرہ عورتوں ..... .

ناظرین غور فرماویں۔ کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ شخص جو مذکورہ گناہ کرے وہ تو رحمت اللہ تعالےٰ کے قریب تر ہے۔ مگر بے نمازی گنہ گار سے بھی بدتر ہے۔ تو پھر کس طرح مجتہد صاحب چند ٹکوں کے وصول کرنے پر ان کی تمام فوت شدہ نمازیں ادا کرا کے ان جہنموں کو آگ سے بکدوش کرینگے

پھر شیعہ کی کتابوں میں یہ تعلیم دیگئی ہے کہ خارجیوں اور مخالفوں کے روزے و حج اور نمازیں و دیگر تمام امور خیر قیامت کے روز شیعہ صاحبان کو دیئے جائینگے۔ اور شیعہ صاحبان کے گناہ اور ناروا کارروائیاں یہ سب کے سب مخالفوں کو گردن میں پہنائی جائینگی۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ عادل ہے۔ دیکھو تفسیر علی ابراہیم۔ اگر یہ تعلیم حائری صاحب کو یاد ہے۔ تو ان کے مقلد بھی اس خوشخبری سے ناواقف نہیں۔ پھر بھلا انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپکی طرف نقد روپیہ بھیجیں۔ اور کیا غرض کہ وہ نمازیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت پر ادا کریں۔ بلکہ سرے سے نمازیں ہی پڑھیں نہ۔ تعجب ہے کہ ایک طرف تو مقلدوں کو یہ خبر دیجاتی ہے کہ مخالفوں کے اعمال نیک تم کو ملینگے۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ کہ اگر مُردوں کو جہنم سے بچالینا چاہو۔ تو روپیہ ہمارے پاس بھیجدو۔ تاکہ انکے اعمال ادا کئے جائیں آپ حضرات نے دیکھا کہ شیعہ مجتہد صاحب نے کیسی کیسی فاش غلطیاں کی ہیں۔ ہم جہاں تک خیال کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کے مرسل و مامور سے انکار اور عداوت کا باعث ہے۔ افسوس کہ شیعہ صاحبان فکر سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبول کرنے میں ان کے لئے کوئی روک نہ تھی جیسا کہ وہ اس خیال میں ہیں۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام اہل بیت اور خاص معنی کے لحاظ سے آل محمدؐ میں سے ہونگے۔ چنانچہ ان کے اس عقیدہ کی تردید بھی انہی کی معتبر کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ حتی یقول کثیر الناس لیس ھذا من آل محمدؐ الخ یعنی بہتیرے لوگ یہی کہینگے۔ کہ یہ آل محمدؐ سے نہیں ہے کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صہ ۱۹۲ اس حدیث سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام مہدی علیہ السلام کو اس زمانہ کے لوگ یہی الزام دینگے۔ کہ آپ آل محمدؐ سے نہیں ہیں۔ اور یہ بات ان کے ٹھوکر کھانے کا باعث ہوگی۔ جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے لوگوں کے لئے یہ بات ٹھوکر کا باعث ہو رہی ہے۔ خاص کر شیعہ تو اس ابتلاء میں مبتلا ہیں۔ اور ان میں اس قدر عداوت ہو گئی ہے کہ اب وہ اس حدیث کی طرف غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ابو جعفرؑ نے یہ اُن کے لئے ایک پیشگوئی کی تھی کہ امام مہدی علیہ السلام کے قبول کرنے میں اس طرح کی لوگوں کو ٹھوکریں لگینگی۔ مگر تم اس ٹھوکر سے بچیو۔ لیکن افسوس کہ شیعہ صاحبان نے اس بزرگ کی بات کی طرف توجہ نہ کی۔ پھر حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے شیعوں کی ہدایت کے لئے ایک اور حدیث بیان فرمائی ہے۔ جو ان کی کتاب میں مذکور ہے ملاحظہ ہو۔ لا یقوم القائم الا علی خوف شدید و زلازل و فتنۃ و بلاء و یصیب الناس وطاعون قبل ذلک و سیف قاطع بین العرب و اختلاف شدید بین الناس۔ کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ سطر ۲۲۔

اس حدیث سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں سخت زلزلے اور فتنے قائم ہونگے۔ اور لوگوں پر بلائیں نازل ہونگی۔ اور عرب میں سخت خونریزی وقوع میں آویگی۔ اور لوگوں میں ہر طرح کا اختلاف ہوگا۔ یعنی مذہبی اختلاف بھی زوروں پر ہوگا۔ اور دنیا کے معاملہ میں بھی لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہو رہے ہونگے۔ پھر فرمایا کہ وطاعون قبل ذلک۔ یعنے ان آفتوں سے پہلے طاعون ہوگی۔ جو مہدی علیہ السلام کے لئے ایک نشان ہوگی۔ کیا اب تمام باتیں موجود نہیں۔ ضرور ہیں۔ اور جب ہیں۔ تو پھر انکار کی کیا وجہ۔

ایک اور حدیث ہے کہ اس نے شیعہ صاحبان کے خیال کا فیصلہ ہی کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ حسن انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ولا مہدی الا عیسے ابن مریم زیرا یۃ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ تفسیر مجمع البیان جلد نمبر دوم صہ ۱۳۲۔ یعنے قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ اور عیسیٰ ابن مریم کے سوا اور مہدی کوئی نہیں۔ اگر شیعہ صاحبان اس حدیث پر غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا اور کوئی مہدی غائب ظاہر ہونے والا نہیں۔ اور یہ مسئلہ بھی اپنی جگہ پر طے ہو گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل تو کبھی کا فوت ہو چکا ہے۔ اب سوائے آنے والے عیسے کے اور کوئی مہدی نہیں ہو سکتا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ شیعہ صاحبان اپنے مجتہد صاحب کی کارروائی دیکھ کر ہدایت حاصل کرنے کی کوشش فرماوینگے اللہ تعالےٰ ہماری سابق قوم شیعہ کو ہدایت دے۔ آمین۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خادم القوم سید غلام حیدر۔ احمدی سابق شیعہ

بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض

نمبر (۲)

(از منشی فضل حسین صاحب مہاجر قادیان)

اس سے پہلے نمبر میں ہمنے بانی آریہ سماج کے اقوال میں سے تناقضات کے صرف تین نمونے پیش کئے تھے۔ اس لئے اسی مضمون کی دوسری قسط قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

(۴) ایشور میں خواہش نہیں!

ستیارتھ پرکاش میں پنڈت جی فرماتے ہیں:۔

"یہ بات قرین قیاس ہی نہیں کہ ایشور (خدا) میں اچھیا (خواہش) ہو۔ اچھیا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ کسی چیز کی ضرورت ہووے۔ سو بتلاؤ کہ ایشور کو سرشٹی میں کونسی چیز حاصل نہیں" ستیارتھ صہ ۹۶

مرقومہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ بقول سوامی جی ایشور میں کسی چیز یا کسی قسم کی خواہش نہیں۔ کیونکہ اگر خواہش مانی جائے۔ تو یہ بات لازم آئے گی۔ کہ اس کو (خدا) کسی چیز کی احتیاج ہے۔ سو اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ اور سب اشیاء اس کے قبضہ میں ہیں۔ اس لئے اس میں خواہش کا موجود ہونا غلط ہے۔

ایشور میں خواہش ہے

اس کے خلاف بانی سماج اُپدیش منجری صہ ۵ والے لیکچر میں فرماتے ہیں:۔

"اور بھگتوں کی مکتی ہونے کی غرض سے اوتار لینا چاہیئے۔ تو خدا سروشکتیمان (قادر مطلق) ہے اسلئے اوتار کی ضرورت دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ محض خواہش سے ہی راون کا ناش کر سکتا تھا"

دیکھئے یہاں سوامی جی نے سائل کے جواب میں فرمایا کہ تم جو کہتے ہو کہ ایشور نے رامچندر جی وغیرہ کے جنم میں اوتار لے کر راون کا ناش (فنا) کیا۔ کیا خدا بدون اوتار لئے اپنی مرضی (خواہش) سے ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے ناظرین! بانی آریہ سماج کے اقوال میں کسقدر صریح تناقض موجود ہے۔ ایک جگہ تو فرماتے ہیں کہ خدا میں خواہش کے ماننے سے یہ یہ خرابیاں لازم آئینگی۔ مگر برعکس اسکے دوسری کتاب میں اس بات کی تائید کر دینا جس کی پہلے تردید کر چکے تھے۔ کسقدر تناقض ہے؟

(۵) مکتی محدود ہے

سوامی جی مکتی (نجات) کی بابت تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اوّل تو جیو (روح) کی طاقت جسم وغیرہ سامان و ذرائع محدود ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ لا انتہاء کیسے ہو سکتا ہے۔ نیز لا انتہا آنند بھوگنے کی بے حد طاقت عمل اور ذریعہ جیووں میں نہیں۔ اس لئے وہ لا انتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے۔ جن کے وسیلے عارضی ہیں۔ ان کا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے۔ تو دنیا کا سلسلہ ٹوٹ جانا چاہیئے۔ یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں" ستیارتھ پرکاش صہ ۲۷۵ ایڈیشن چہارم۔ (دھن مہاراج دیکھ لی فلاسفی آپ کی)

اسجگہ سوامی جی نے فرمایا کہ مکتی یعنے نجات دائمی کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر دائمی مکتی کو مانا جائے تو پھر جب آہستہ آہستہ تمام ارواح نجات پا جائینگے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ خدا کے پاس دنیا میں بھیجنے کے لئے کوئی رُوح نہ رہے گی۔ اور خدا بے کار اور لاچار ہو کر رہ جائے گا۔ (ایسے خیالات کا احتمال تو تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ خدا کو غیر قادر مطلق اور کمزور مانا جائے)

اب ہم ناظرین کی توجہ سوامی جی کی دیگر کتب کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ تا اصل حقیقت سوامی جی کے اقوال کی معلوم ہو جائے۔

مکتی غیر محدود ہے

سوامی جی آپدیش منجری کے صہ ۱۶۰ پر اسکے خلاف فرماتے ہیں:۔

"مکتی حاصل کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ مکتی کی حالت میں ابدی سکھ کا انوبھو ہوتا ہے"

اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ مکتی کا ملنا تو مشکل ہے۔ مگر سکھ ابدی ہیں (میعادی نہیں) پھر ملاحظہ ہو مباحثہ چاندا پور۔ جسمیں سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ مکتی غیر محدود ہے۔ دیکھئے لالہ لاجپت رائے لیڈر آریہ سماج مانس پارٹی اپنی کتاب مہاپرشوں کا جیون چرتر صہ ۴ ہندی صہ ۱۳۲ میں اس کی بابت فرماتے ہیں کہ مباحثہ چاندا پور میں سوامی جی نے مکتی کو غیر محدود مانا ہے"

معزز ناظرین! اپدیش منجری۔ مباحثہ چاندا پور وغیرہ کے حوالجات سے معلوم ہوا۔ کہ مکتی ابدی ہے۔ عارضی نہیں۔ ان ہر دو مختلف بیانات دربارہ مکتی کو پڑھ کر ایک محقق کیا نتیجہ نکال سکتا ہے۔ آہ! آج اگر سوامی جی زندہ ہوتے۔ تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر باادب عرض کرتے کہ ہے مہاراج! آپ کا فتوے تو یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں"

اب اِن متضاد باتوں کو آپ کے کلام میں پڑھکر کیا حکم لگایا جائے؟

(۶) خدا حرکت نہیں کرتا!

خدا متحرک ہے یا غیر متحرک۔ اسکی نسبت سوامی جی فرماتے ہیں:۔

"آکاش نہ باہر آتا ہے نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہاء اور موجود کل ہونے کی وجہ سے اس کا آنا جانا (حرکت کرنا) کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا آنا جانا اس جگہ ہو سکتا ہے۔ جہاں وہ نہ ہو۔ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ سکتا ہے" ستیارتھ پرکاش صہ ۲۲

آریہ دوستو! دیکھو سوامی جی کہتے ہیں کہ جسطرح آکاش (خلا) ہر جگہ موجود ہے۔ اسی طرح خدا بھی۔ کیونکہ وہ موجود کل اور غیر محدود ہے۔ حرکت کرنا یعنے آنا جانا اس کا ہو گا۔ جو محدود ہو۔ کیونکہ جب وہ ایک جگہ جائے گا۔ تو جانے سے پہلے تو وہ وہاں نہ ہو گا۔ اور جہاں سے جائے گا جانے پر وہاں نہ رہے گا۔ تو لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ وہ محدود ہے۔ ہاں اب ہم سوامی جی کا اس "متحرک یا غیر متحرک" کی نسبت دوسرا قول پیش کرتے ہیں۔ براہ مہربانی اگر ہمت ہو۔ تو تطبیق کر کے دکھلائیں۔ اور ہم سے داد لیں۔ دیکھئے۔ رگوید بھاش بھومکا اردو بحوالہ یجروید صہ ۲

خدا حرکت کرتا ہے

اسکے خلاف سوامی جی کا دوسرا قول رگوید آدی بھاش بھومکا صہ ۱ میں بحوالہ یجروید ملاحظہ کریں:۔

"پرمیشور جس جس مقام سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں۔ اس مقام سے ہمارا خوف دور ہو تا کہ ہم آپ کی نظر عنایت سے سب مقاموں میں بے خوف رہیں"

(۷) وید چار ہیں

ہم معلوم کرتے ہیں کہ ویدوں کی تعداد صحیح کتنی ہے۔ اور یہ کتنی سوامی کی کتب سے ہی معلوم کرنی ضروری ہے۔ اس لئے ہم آریہ سماجی دید یعنے ستیارتھ پرکاش میں پہلے دیکھتے ہیں کہ اس میں مہاراج جی کیا فرماتے ہیں:۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صہ ۲۳۴۔ جہاں ویدوں کی تعداد بیان کی ہے

"پرماتما نے شروع پیدائش (دنیا) میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے۔ اور اس برہما نے اگنی۔ وایو۔ ادت اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام۔ اور اتھر وید کو حاصل کیا"

لیجئے دیانندیوں کا مہارشی تو چار وید اور اسکے چار مہیم یا مخاطب برشی قرار دیتا ہے۔

وید تین ہیں

مگر دوسری کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا کے صفحہ ۳۸ میں صرف تین وید ہی بتائے ہیں۔ دیکھو "اگنی۔ وایو۔ ادت تینوں سے برہما نے یگیہ کی سدھی کے لئے رگوید۔ یجروید۔ سام کو حاصل کیا"

پیارے ناظرین! یہاں ویدوں کی تعداد میں ہی گڑبڑ مچ رہی ہے۔ اب ہم کیسے معلوم کر سکتے ہیں کہ وید تین ہیں یا چار۔

تعجب ہے کہ ویدوں کی تعداد بھی سوامی جی صحیح نہ بتلا سکے۔ بھلا اور تو اور طرف رہا۔ جو مذہب اپنی الہامی کتب کی تعداد بھی صحیح طور پر نہیں بتلا سکتا۔ وہ اس کے دیگر حقایق و معارف سے کیا دنیا کو خبر دے سکتا ہے

خلافت لائبریری ربوہ کے لئے ڈیجیٹل کاپی تیار کی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارِ ثواب

فاروق ۲۱ فروری کے صفحہ ۲ پر مندرجہ عنوان تحریک جو کی گئی تھی کہ بعض غیر احمدی اور غیر مستطیع احمدی مفت اجراء فاروق کے واسطے درخواستیں کرتے ہیں۔ اگر احباب اس کے متعلق ایک مستقل فنڈ قائم کر دیں۔ اور پیسہ دو پیسہ روپیہ دو روپیہ حسب توفیق اس فنڈ میں ہر ایک دوست عطاء کر دیا کریں۔ تو اس فنڈ سے کئی اخبار ایسے مستحقین کے نام جاری ہو سکتے ہیں۔ جن کے اجرا سے تبلیغ سلسلہ بھی ہو گی۔ اور ثواب بھی حاصل ہو گا۔ اس آواز پر سب سے اول لبیک کہنے والے میرے مخلص دوست محمد اشرف خان صاحب فیروز پوری ہیں۔ جنھوں نے بنگلور کی غیر احمدی درخواست منظور فرما کر ایک سال کے لئے اخبار جاری کرایا اور چھ ماہ کا چندہ پیشگی بھیجدیا۔ چھ ماہ کا پھر ارسال فرمائینگے چنانچہ یہ اخبار بنگلور چھاؤنی بنام انجمن نصرت الاسلام جاری کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ خان صاحب کو جزائے خیر دے ۔ آمین ۔

دوسرے دوست جو تبلیغ احمدیت کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ میرے معزز بھائی بابو مظفر احمد صاحب ہیڈ کلرک توپ خانہ کوہاٹ سے دو اخبار کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے جاری کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور ان کے چندے کا وی پی اپنے نام منگاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ اخبار مستحقین کے نام جاری کر کے اطلاع دی جائے گی۔ اسی طرح اگر بہت دوست تھوڑی تھوڑی رقم بھی اس فنڈ میں عطا فرماتے رہیں۔ تو کئی غیر احمدیوں اور مسکین احمدیوں کے نام فاروق جاری ہو کر موجب اشاعت سلسلہ و حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ دوست اس طرف ذرا سی توجہ کریں۔ زیادہ تکلیف دہی منظور نہیں۔ اس فنڈ کو دوست مستقل طور پر قائم کر دیں تو پھر انشاء اللہ یہ کام بھی خوب جاری رہے گا۔ اور تبلیغ سلسلہ و ثواب بھی ملتا رہے گا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

پھر گرمی آرہی ہے!

پچھلی گرمیوں میں دارالامان کی مسجد اقصیٰ کے لئے شامیانوں کی تحریک کیگئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا کہ چار شامیانے پالنسور دو پیہ قیمت کے جامع مسجد قادیان کے واسطے مطلوب ہیں۔ اگر چار جگہ کی انجمنیں ایک ایک شامیانہ خرید دیں۔ تو کچھ مشکل نہیں۔ ہر ایک شامیانہ پر ان کے نام لکھوا دئے جائینگے۔ جو تمام نمازیوں کے سامنے رہینگے۔ اور کثرت سے دعائیں عطا کنندگان کو ملتی رہینگی۔ مگر تعجب ہے۔ کہ دارالامان کی مسجد اقصیٰ کے واسطے ایک تحریک ہوئی۔ وہ اسوقت تک کہ دوسری گرمی آنے والی ہے۔ پوری نہیں ہوئی اب مکرر یاد دہانی کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ احباب حسب توفیق بہت جلد اس کا انتظام کر دیں تاکہ گرمی سے پہلے پہلے شامیانے خرید لئے جاویں ۔

خاکسار:۔ ایم قاسم علی سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

چندہ سالانہ رفیق حیات صرف عہ رمونہ کے لئے ۔ رکاٹ

رفیق حیات

جو کہ سال میں بارہ ۱۲ دفعہ شایع ہوتا ہے۔

نیم حکیموں کے پھندے سے رہائی دلانیوالا۔ مایوس مریضوں کو سچی ہمدردی کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی طبی علوم پر محققانہ بحث کرنیوالا۔ اعلیحضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل کے مجربات صحیح طور پر درج کئے جاتے ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے حسب خواہش خریدار رفیق حیات کو ذیل کی ادویہ میں سے ایک دوائی مفت نذر ہو گی ۔

مجربہ سرمہ نور۔ دوائی قاطع ریح و قبض کشاء

مفت مفت

ملنے کا پتہ۔ کارخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب۔

خزینہ فضل اکسیر جنین چشمہ حیات

یعنی

تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرۃ حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وہ مجرب المجرب نسخہ کمال محنت اور جانفشانی سے طیار کیا گیا ہے۔ جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دار البقا لے لیتی تھی۔ جن کے حمل از وقت ضایع ہو جایا کرتے تھے۔ یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ناامید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور تریاقی گولیوں کو استعمال کراؤ۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ سب فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ ۱ر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

تمام امراض چشم یعنے دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ ککرے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ (۳ر)

المشتہر:۔ نظام جاوعبدالرحمن اکاغانے قادیان (گورداسپور)

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر ایم قاسم علی کے لئے شایع ہوا)